سوال

(17) تقدیر کو گالی دینے کی ممانعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تقدیر کو گالی دینے کی ممانعت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میں نے اخبار ''الریاض ''شمارہ نمبر۴۸۸۷ مجریہ ۱۰رمضان ہجری

بشہ میں ''تقدیر کی سختی'' کے زیر عنوان ایک مضمون دیکھا جو قماشہ ابراہیم کے قلم سے ہے، اس میں مضمون نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''یہ زندگی ہم اس طرح بسر کر رہے ہیں گویا ہمارے کوئی حقوق نہیں ہیں، ہم اس طرح رہ رہے ہیں کہ تقدیر ہماری عمروں کے ساتھ کھیل رہی ہے، حتیٰ کہ تقدیر ان سے اکتا جاتی

ملام کمال توحید اور تقدیر کے ساتھ کمال ایمان کے منافی ہے کیونکہ تقدیر نہیں کھیلتی اور زمانہ کوئی عبث کام نہیں کرتا کیونکہ اس زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے، وہ

ہ سبحانہ وتعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر اور اس کے علم کے مطابق ہوتا ہے،

ے تقاضا کے مطابق سعادت اور شقاوت کا فیصلہ کرتا ہے اور یہ حکمت بسا اوقات لوگوں سے مخفی بھی رہتی ہے کیونکہ ان کا علم محدود ہے اور ان کی عقلیں اس بات سے قاصر ہیں کہ وہ حکمت الٰہی کا ادراک کر سکیں۔ اس کائنات کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے اور اپنی مشیت وقدرت کے مطابق پیدا فرمایا۔

یں یہ رواج تھا کہ انہیں جو آلام ومصائب پیش آتے، وہ انہیں زمانے کی طرف منسوب کر دیتے اور کہتے کہ ''انہیں حوادث ہر پہنچ گئے ہیں، انہیں زمانے نے تباہ برباد کر دیا ہے۔ ''وہ شدائد ومشکلات پیدا کرنے والے کو گالی بھی دیتے تھے تو یہ گالی گویا اللہ تعالیٰ کو دیتے کیونکہ در حقیقت تمام امور کا فاعل تو وہی ہے

''کہ معنی یہ ہیں کہ رات دن میں جو بھی خیر وشر رونما ہوتا ہے وہ صرف اللہ کے ارادہ، تدبیر، اور علم وحکمت سے ہوتا ہے اور اس میں اس کا کوئی سہیم وشریک نہیں۔ وہ جو چاہتا ہے صرف وہ وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، لہذا واجب ہے کہ دونوں حالتوں میں اس کی تعریف کی جائے، اس کے ر

ں کو سختی اور آسودگی میں آزمائش کے طور پر بتلا کرتے ہیں اور تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آو گے''

وہاب رحمة اللہ علیہ نے 'کتاب التوحید''میں ایک باب قائم کیا ہے، جس کا نام ہے باب من سب الدھر فقد آذی اللہ ''جب کسی نے زمانے کو گالی دی، اس نے اللہ تعالیٰ کو ایزاء پہنچائی۔ ''اس باب میں آپ نے مذکورہ بالا حدیث ذکر کر کے فرمایا ہے کہ یہ حسب ذیل کئی مسائل پر مشتمل ہے:

۱۔ زمانے کو گالی دینے کی ممانعت کی گئی ہے۔

۲۔ زمانے کو گالی دینے اللہ تعالیٰ کو ایذاء پہنچانا رکھا گیا ہے۔

۳۔ فان اللہ ھو الدھر پر غور کرنا چاہیئے۔

۴۔ انسان بسا اوقات دشنام طراز ہوتا ہے، خواہ وہ دل سے اس کا قصد نہ بھی کرے۔

ل سے معلوم ہوا کہ اس مضمون نگار خاتون نے، اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے۔۔۔ عنوان قصہ میں زمانے کی طرف سختی کو منسوب کر کے غلطی کی ہے کیونکہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے تقدیر تصرف نہیں کرتی بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے ساتھ تمام اشیاء کا اندازہ مقرر فرما رکھا ہے اور اللہ سبحانہ، کی طرف

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور قلم اور زبان کی لغزشوں سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص143

محدث فتویٰ